پروفیسر قاضی محمد طاہر علی الہاشمی

انتخاب سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

جب حضرت ابوبکر صدیقؓ کی علالت بہت زیادہ بڑھ گئی تو انہیں اپنے جانشین کی فکر ہوئی کہ اگر خلیفہ کا تعین نہ کیا گیا تو پھر مسلمانوں میں نزاع پیدا ہوگا اور ان کا شیرازہ منتشر ہو جائے گا۔

چنانچہ آپ نے کافی غور وخوض کے بعد حضرت عمرؓ کا نام تجویز کیا (یہ ملحوظ رہے کہ سقیفہ بنی ساعدہ میں بھی آپ نے خلافت کے لئے ان ہی کا نام تجویز کیا تھا) پھر آپ نے اس تجویز کو اکابر صحابہؓ کے سامنے پیش کیا۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے فرمایا: کہ وہ بہترین آدمی ہیں لیکن سخت مزاج ہیں، حضرت عثمانؓ نے فرمایا: ان کا باطن ان کے ظاہر سے اچھا ہے اور ان جیسا ہم میں کوئی نہیں ہے۔

ان کے علاوہ حضرت سعید بن زیدؓ، حضرت اسید بن حضیر اشہلی اور دوسرے متعدد صحابہؓ نے حضرت عمرؓ کے حق میں رائے دی۔ البتہ حضرت طلحہ بن عبیداللہ نے حضرت ابوبکرؓ سے کہا کہ:

آپ کی موجودگی میں عمرؓ کا ہم لوگوں کے ساتھ کیا برتاؤ تھا؟ خلیفہ ہو گئے تو اللہ جانے وہ کیا سلوک کریں گے۔ اگر آپ نے ایسے سخت مزاج آدمی کو خلافت کے لئے نامزد کر دیا تو کل اللہ کے سامنے کیا جواب دیں گے؟

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا کہ جب ان پر خلافت کا بوجھ پڑے گا تو یہ سختی خود بخود جاتی رہے گی۔ میں اللہ سے کہوں گا کہ میں نے تیرے بندوں پر اس شخص کو خلیفہ مقرر کیا ہے جو تیرے بندوں میں سب سے اچھا تھا۔ اِستَخلَفتُ خَیرَ خَلقِکَ.

اس کے بعد حضرت عثمانؓ کو عہد نامہ خلافت لکھوانا شروع کر دیا۔ ابھی وہ ابتدائی الفاظ ہی لکھنے پائے تھے کہ صدیق اکبرؓ پر غشی طاری ہوگئی تو انہوں نے از خود ہی ان کی طرف سے یہ الفاظ لکھ دیئے۔ اِنّی اِستَخلَفتُ عَلَیکُم بَعدِی عُمَرَ بنَ الخَطَّابِ میں نے اپنے بعد عمر بن خطاب کو تم پر خلیفہ مقرر کیا ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد جب ہوش آیا تو حضرت عثمانؓ سے کہا کہ پڑھ کر سناؤ۔ انہوں نے پڑھا تو بے ساختہ پکار اٹھے۔ اللہ اکبر اللہ تمہیں جزائے خیر دے تم نے میرے دل کی بات لکھ دی اس کے بعد عہد نامے کی باقی عبارت لکھوائی۔ پھر اس عہد نامے کو مجمع عام میں پڑھ کر سنایا گیا۔

حضرت ابوبکرؓ نے اپنے بالا خانے پر چڑھ کر لوگوں سے فرمایا: جس شخص کو میں نے خلیفہ بنایا ہے کیا تم اس سے راضی ہو؟ اللہ کی قسم! میں نے رائے قائم کرنے میں کوئی کمی نہیں کی ہے اور اپنے کسی رشتہ دار کو نہیں بلکہ عمر بن خطابؓ کو مقرر

کیا ہے۔لہٰذا تم لوگ اس کا حکم سنو اور اطاعت کرو۔اس پر لوگوں نے کہا ہم سنیں گے اور اطاعت کریں گے۔

حضرت عمرؓ نے اپنی نامزدگی پر حضرت ابوبکرؓ سے کہا لَا حَاجَۃَ لِیْ بِھَا مجھے خلافت کی ضرورت نہیں ہے۔اس کے جواب میں حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا وَلٰکِنْ بِھَا اِلَیْکَ حَاجَۃٌ آپ کو خلافت کی ضرورت نہ ہو تو بے شک نہ ہو لیکن خلافت کو آپ کی ضرورت ہے۔

پھر فرمایا:

وَاللّٰہِ مَا حَبَوْتُکَ بِھَا وَلٰکِنْ حَبَوْتُھَابِکَ

اللہ کی قسم میں نے آپ کو خلافت نہیں دی بلکہ خلافت کو عمرؓ دیا ہے۔یعنی آپ کو خلافت سے زینت نہیں ملے گی بلکہ آپ سے ادارۂ خلافت کو زینت ملے گی۔

بلاشبہ خلافت وامارت کے لئے ذات فاروقی ایک عطیہ اور ایک نعمت عظمیٰ ثابت ہوئی۔

اسی لئے علمائے تاریخ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ حضرت ابوبکرؓ کے حسنات میں اس نیکی کا بھی اضافہ کرنا ضروری ہے کہ انہوں نے عمرؓ جیسی جامع المحاسن ہستی کو امت پر بحیثیت خلیفہ نامزد فرمایا:

قَالُوْا اِنَّمَا عُمَرُ حَسَنَۃٌ مِنْ حَسَنَاتِ اَبِیْ بَکْرٍ (سیرت عمرؓ لابن جوزی ص۲۹)

استخلاف عمرؓ سے یہ بات ثابت ہوگئی ہے کہ خلیفہ وقت کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ خلافت کے لئے جس شخص کو موزوں سمجھتا ہو تو اسے نامزد کرسکتا ہے۔حضرت ابوبکرؓ نے اس استخلاف پر اپنے چند احباب سے مشورہ لیا پھر معاہدہ کے تحریر ہونے تک اسے مخفی رکھا حتیٰ کہ ان کی حالتِ غشی کے دوران ہی حضرت عثمانؓ نے ازخود حضرت عمرؓ کا نام شامل کردیا